60318- نماز جمعہ کے لیے پہلا اور دوسرا وقت کب شروع ہوتا ہے ؟

سوال

حدیث میں نماز جمعہ کے لیے جلدی آنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے کہ :

"جو شخص پہلے وقت میں آتا ہے اسے اونٹ کی قربانی کا اور جو دوسرے وقت میں اسے گائے کی قربانی کا . . . "

میری گزارش ہے کہ آپ بتائیں کہ یہ پہلا وقت یا گھڑی کب شروع ہوتی ہے، اور کب ختم ہو کر دوسرا وقت شروع ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص پہلے وقت گیا گویا کہ اس نے
اونٹ کی قربانی کی، اور جو دوسرے وقت گیا گویا کہ اس نے گائے، اور جو تیسرے وقت گیا
گویا کہ اسنے بینڈھا، اور جو چوتھے وقت گیا گویا کہ اس نے مرغی، اور جو پانچویں وقت
گیا گویا کہ اس نے انڈے کی قربانی کی، اور جب امام منبر پر چڑھ جائے تو فرشتے بھی
حاضر ہو کر خطبہ سننا شروع کر دیتے ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (841) صحیح
مسلم حدیث نمبر (850).

ان اوقات کی تحدید میں علماء کرام کے
تین اقوال ہیں :

پہلا قول :

یہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے.

دوسرا قول :

یہ طلوع شمس سے شروع ہوتا ہے، امام
شافعی، امام احمد وغیرہ کا مسلک یہی ہے.

تیسرا قول:

زوال کے بعد ایک وقت اور گھڑی ہے جس
میں یہ سارے وقت ہیں، امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے، اور بعض شافعیہ نے بھی
اسے اختیار کیا ہے.

اور یہ تیسرا قول ضعیف ہے، بہت سے
علماء نے اس کا رد کیا ہے:

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"یہ تو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم جمعہ کے لیے زوال سے متصل نکلا کرتے تھے، اور اسی طرح سب علاقوں اور
ملکوں کے آئمہ کرام بھی اور یہ چھٹا وقت یا گھڑی گزرنے کے بعد ہوتا، تو یہ اس کی
دلیل ہے کہ جو شخص زوال کے بعد آئے اسے قربانی اور فضیلت سے کچھ حاصل نہیں ہوا؛
کیونکہ وہ تو صحیفہ بند ہونے کے بعد آیا ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ وقت اور گھڑیاں
تو اس لیے بیان ہوئی ہیں کہ لوگوں کو جلدی آنے کے لیے تیار کیا جائے، اور پہلے آنے
میں سبقت لے جانے کی فضیلت حاصل ہو، اور پھر پہلی صف ملے، اور جمعہ کا انتظار اور
نفل و نوافل اور ذکر و اذکار میں مشغول رہا جائے، اور زوال شمس کے بعد جانے سے یہ سب
کچھ حاصل نہیں ہوتا، اور نہ ہی زوال کے بعد آنے کی کوئی فضیلت ہے؛ کیونکہ اس وقت تو
اذان ہوگی اور اس سے تاخیر کرنا حرام ہے" انتہی

دیکھیں: المجموع للنووی (414/4).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں:

"امام مالک رحمہ اللہ کا قول آثار و
احادیث کے خلاف ہے؛ کیونکہ جمعہ کی ادائیگی زوال کے وقت مستحب ہے، اور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم جمعہ جلد ادا کیا کرتے تھے، اور جب امام نکلتا ہے تو صحیفے اور

رجسٹر بند کر دیے جاتے ہیں، جو شخص اس کے بعد آئے اس کا جمعہ نہیں لکھا جاتا، تو اس کو کونسی فضیلت ملی ؟! انتہی

دیکھیں : (73/2).

دوسرا قول صحیح ہے، یہ کہ یہ اوقات
اور گھڑیاں طلوع شمس سے شروع ہوتی ہیں، اور طلوع شمس سے لیکر جمعہ کی اذان تک یہ چھ اوقات تقسیم ہوتے ہیں، اور اس کا ہر جزء حدیث میں "ساعۃ "گھڑی مقصود ہو گا.

شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ
تعالی سے دریافت کیا گیا :

جمعہ کے روز پہلی گھڑی یا وقت کب
شروع ہوتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو اوقات یا گھڑیاں ذکر کیں وہ پانچ ہیں :

فرمان نبوي صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"جو شخص پہلی گھڑی میں آیا گویا کہ
اس نے اونٹ قربان کیا، اور جو دوسری میں آیا گویا کہ اس نے گائے قربان کی، اور جو تیسری میں آیا گویا اس نے مینڈھا قربان کیا، اور جو چوتھی میں آیا گویا کہ اس نے مرغی قربان کی، اور جو پانچویں میں آیا گویا کہ اس نے انڈا قربان کیا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع
شمس سے لیکر امام کے آنے تک کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا، تو اسطرح ہر حصہ تقریبا اس وقت معروف ایک گھنٹہ کے برابر ہو گا، اور بعض اوقات اس سے زیادہ یا کم بھی، کیونکہ وقت میں تغیر ہوتا رہتا ہے، لہذا طلوع شمس سے لیکر امام کے آنے تک پانچ گھڑیاں ہیں، اور ان کی ابتدا طلوع شمس اور ایک قول یہ بھی ہے کہ طلوع فجر سے ہوتی ہے، لیکن پہلا قول زیادہ راجح ہے؛ کیونکہ طلوع شمس سے قبل تو نماز فجر کا وقت ہے" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (16
/سوال نمبر 1260).

اس مسئلہ کی مزید تفصیل دیکھنے کے
لیے آپ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کی کتاب "زاد المعاد (1/399–407) دیکھیں.

واللہ اعلم.